حضرت امیر المومنین نور الدین کا خطاب
قوم کو

آزادی قرآن کریم کو جہاں تک میں نے پڑھا ہے اور غور کیا ہے اللہ تعالیٰ قرآن میں لوگوں کو حریت اور آزادی دیتا ہے۔ جیسے وہ فرماتا ہے لا اکراہ فی الدین۔ لست علیہم بمصیطر۔ افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مومنین۔ اور فرماتا ہے۔ ولولا دفع اللہ الناس بعضہم ببعض لہدمت صوامع وبیع وصلوات ومساجد اور اس قسم کی بہت سی آیات ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اختلاف آرا کا دنیا میں بہت ہی ضروری ہے۔ جب جناب الٰہی ہی کا خود منشاء یہی ہوتا ہو تو دنیا کے مصلحین اختلاف کو کیونکر مٹا سکتے ہیں۔

حفظ امن لیکن جیسے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک شخص کو اپنے اعتقاد اور قول اور فعل میں پوری حریت آزادی عطا کی ہے اسی طرح قرآن کریم سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے ذات یا مال یا عزت یا کسی دوسرے کی ذات و مال اور عزت کا خلاف کرنا چاہے۔ تو ایک حد تک ناصح و قوم اور اگر یہ موذی کسی سلطنت میں ہو تو وہ سلطنت ہر موذی کو ایسے فعل کے ارتکاب سے روک سکتی ہے اور روکنا ضروری ہے۔ قرآن کی آیتیں لا تؤتوا السفہاء اموالکم مال پر اور لا تلقوا بایدیکم .... الی التہلکۃ ذات پر اور انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیہم وارجلہم من خلاف او ینفوا من الارض سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ناصح اور قوم اور سلطنت ہر ایک بقدر امکان خود اس فرد یا افراد کو جو اپنے یا دوسرے کے لئے مضر ثابت ہوں ضرر سے روکیں۔ یہی جڑ اسلام کے صلح اور جنگ کی مجھے معلوم ہوتی ہے۔ مالی یا جانی ضرر کے لئے نماز جیسی چیز کے لئے۔ تیمم اور لیٹ کے نماز پڑھنا اور روزہ کو بعض حالتوں میں ترک کر دینا اور حج کو عذر پر کر زکوٰۃ کے لئے نصاب تو اور فقہ کے تمام ابواب کو دیکھا جاوے تو ایسے ہی اصولوں پر مبنی ہیں۔ خلاصہ یہ ہوا کہ ہر ایک شخص اپنے اعتقاد اور قول اور اعمال میں بشرطیکہ کسی کے لئے حتی کہ اس کے اپنے لئے بھی مضر نہ ہو آزاد ہے۔ والّا آزاد نہیں۔

ترقی کا حق دوسری بات جو قبل از مطلب بیان کرنی چاہتا ہوں یہ ہے کہ اس آزادی میں جس کا ذکر اوپر ہوا ہے ہر ایک شخص بے انتہا ترقی کا حقدار ہے اور اس کے لئے صرف اتنی ہی روک ہو سکتی ہے کہ وہ اپنی ترقیات میں اپنے یا دوسرے کے لئے مضر ثابت نہ ہو۔ ہاں ایسی حالتوں میں اس کی ترقی کی حد بندی اس قادر مقتدر کے ماتحت ہو جاتی ہے۔ جس کے عجائبات اور حکمتوں سے یہ ترقی کن خود ہی ناواقف ہے۔ واللہ بکل شیء محیط

مشکلات تیسری بات۔ ہر ایک ترقی کے ساتھ کچھ مشکلات اور کوئی تنزل و تقصیرات ضروری ہے اسی لئے تمام عالم میں ترقیات کے تماروں میں روک اور تنزلات کو ہم دیکھتے ہیں اور غالباً اسی لحاظ سے ترقی کے ہوتے ہیں۔ دار الانسان کی ترقیات حیرت انگیز ہیں مثلاً تمام کارخانہ دنیا کا اس وقت یا پچھلے زمانوں میں پیشگوئیوں پر چلتا ہے۔ ریلوں یا جہازوں کا تار کے ذریعہ یا خط کے ذریعہ پیشگوئی کرتا ہے اور اپنے دوستوں کو اطلاع دیتا ہے کہ میں فلاں تاریخ اسٹیشن پر پہنچوں گا یا تمہارے گھر پہنچوں گا اور اسی کی پیشگوئیوں پر اس کے دوست کو موقع ملتا ہے کہ اپنے نوکروں چاکروں اور گھر والوں کو پیشگوئی کرے کہ فلاں دوست فلاں وقت آج آئیگا یہ پیشگوئیاں صحیح ہوتی ہیں۔ مگر بعض وقت کوئی [illegible] یا اور اسباب سے پیشگوئی غلط بھی ہو جاتی ہے۔ تمام ملازمت پیشہ اس پیشگوئی پر خرچ کرتے ہیں کہ ہمیں فلاں تاریخ تنخواہ مل جاوے گی اور غالباً ملتی ہے مگر کبھی اس کے خلاف بھی ہو جاتا ہے۔ تاجر کی خط و کتابت اور ہنڈیاں اور زمینداروں کے کاروبار بھی ایسے ہی ہیں اور خلاف بھی ہو جاتا ہے لیکن دنیا دار لوگ ان پیشگوئیوں کے کبھی کبھار غلط ہونے سے اپنی پیشگوئیوں کو نہ ترک کرتے ہیں نہ انکی خلاف ورزی کرتے ہیں بلکہ یہی ان کے لئے ترقیات کا موجب ہے

پیشگوئیاں ایسے ہی اہل اللہ بھی خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر پیشگوئیاں کرتے ہیں اور اگر وہ راستباز ہوں اور فی الواقع اہل اللہ ہوں تو ان کی پیشگوئیاں غالباً صحیح ہوتی ہیں۔ مگر ان کی ترقی کے لئے کبھی کبھی ان کی پیشگوئیاں خود ان کی نظر میں یا لوگوں کی نظر میں غلط ہو جاتی ہیں اور یہ انکی ترقیات کا موجب ہے یہ عجائبات ہیں کہ ایک طرف کی پیشگوئیوں کی غلطی دنیا داروں کو اپنے کاموں میں سست نہیں کرتی۔ مگر دوسری طرف کی پیشگوئیوں سے ٹھوکر کھاتے ہیں اور اس ترقی کی حکمت نہیں سمجھتے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر کوئی اسوہ اس حریت اور ترقی اور تنزل اور مشکلات اور دکھوں کا نظر نہیں آتا۔ اس سے ہم کو وہاں سے ہی مثالیں لینی پڑتی